صلوٰۃ وسلام

شیخ طریقت
متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ



87 جنوبی لاہور روڈ
خانقاہ حنفیہ سرگودھا

احناف میڈیا سروسز کی جانب سے امت مسلمہ کے نفع کے لیے اس کتاب کو چھپوانے کی عام اجازت ہے بشرطیکہ اس میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

پیش لفظ

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آلہ واصحابہ کما تحب وترضی عدد ما تحب وترضی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام (رحمت و سلامتی) بھیجنا اتنا محبوب اور پسندیدہ عمل ہے کہ اس کا قرآن کریم میں اہل ایمان کو حکم دیا۔ مزید یہ کہ اپنی ذات باری کے بارے میں یہ خبر دی کہ میں خود بھی اپنے محبوب رحمۃ للعالمین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہوں اور میرے ملائکہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔

امت ہونے کے ناطے ہمارے ذمہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق ہیں ان میں ایک اہم حق آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا بھی ہے۔ اس حق کو صحیح طور پر ادا کرنا جہاں ہمارے ایمان کا مسئلہ ہے اور حکم خدا کی تعمیل ہے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہماری عقیدت و محبت کا اولین تقاضا بھی ہے۔

یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین رہے کہ صلوٰۃ و سلام رحمتِ الٰہی کے نزول اور حصول کے لیے، محبت نبوی پیدا کرنے کے لیے، اتباعِ سنت کا جذبہ ابھارنے کے لیے، شفاعت رسول کا حقدار بنانے کے لیے اور جنت میں قربت رسول کا مستحق بنانے کے لیے اہم ترین عبادت اور آسان ترین ذریعہ ہے۔

انہی عظیم مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے صلوٰۃ وسلام سے متعلقہ چند بنیادی باتیں ایک مختصر سی کتاب میں جمع کر دی ہیں۔

اس میں بطور خاص جن امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے وہ یہ ہیں:

صلوٰۃ وسلام کے فضائل اور مسائل، پڑھنے کا اجر و ثواب، نہ پڑھنے پر

وعیدات، مخصوص اوقات میں مخصوص الفاظ پر مشتمل درود پاک، سماع صلوٰۃ وسلام، روضہ رسول پر حاضری کا مودبانہ طریقہ، قبولیت دعا میں درود پاک کی اہمیت، درود پاک کو بطور ایصال ثواب پڑھنا، بے شمار فوائد میں 40 اہم فوائد کا تذکرہ اور مروجہ صلوٰۃ وسلام کی شرعی حیثیت وغیرہ۔

قارئین کرام !اصل میں یہ کتاب لکھنے کا بنیادی مقصد میرے نزدیک یہ رہا ہے کہ ہم سب زیادہ سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک بھیجیں اور اس مقصد کی ادائیگی کے لیے شریعت کی تعلیمات کو سیکھیں۔ افراط و تفریط سے پاک ہو کر، غلو اور کوتاہیوں سے خود کو بچا کر اعتدال کے ساتھ درود پاک جیسی عبادت کو ادا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس میں رکاوٹ بننے والی کم علمی، جہالت اور افراط و تفریط کو ختم کیا جائے۔ اپنی بساط کی حد تک مکمل کوشش کی ہے تاہم انسان ہونے کے ناطے کہیں کچھ کمی رہ گئی ہو تو ضرور آگاہ فرمائیے گا۔

والسلام

محتاج دعا



خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ، سرگودھا

فہرست

تقریظ حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

صلوٰۃ وسلام کے فضائل و مناقب قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں جس عظمت اور شان کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ ان پر ہر زبان اور ہر زمان میں اہل علم و اہل قلوب نے بہت کچھ لکھنے کی سعادتیں حاصل کی ہیں۔ زیر نظر سرمایہ سعادتِ ابدی "صلوٰۃ وسلام" محترم و مکرم حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب زید مجدہ نے مرتب فرمایا ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس زید مجدہ جہاں متکلم اسلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو عشق الٰہی اور عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت بھی عطا کی ہے اور یہ دولت ان کو حضرت تھانوی نوراللہ مرقدہ کے آستانہ سے بواسطہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالی اور آستانہ شیخ الاسلام حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ سے بواسطہ حضرت مولانا محمد امین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آستانہ قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ سے بواسطہ حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی رحمہ اللہ تعالی مدفون جنت البقیع حاصل ہوئی ہے۔ ان تینوں حضرات کے علاوہ بندہ کی طرف سے بھی ان کو اجازت و خلافت حاصل ہے۔

صلوٰۃ وسلام کی اشاعت کتنی بڑی سعادت ہے اس سلسلے میں جب ہمارے مرشد پاک برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کو جنوبی افریقہ کے سفر کے دوران اطلاع ہوئی تو درج ذیل تحریر میں اپنی خوشی کا اظہار فرمایا:

"بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی اٰلہ وصحبہ و ازواجہ و اتباعہ اجمعین

آج شب سہ شنبہ ۱۷/ شوال ۱۴۰۱ھ مولانا حافظ عبدالرحمن بن ابراہیم میاں صاحب نے مثردہ سنایا کہ چہل حدیث مشتمل بر صلوۃ وسلام جو کہ اس سیاہ کار کے رسالہ فضائل درود شریف میں مذکور ہے اس کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے اور ان شاء اللہ "دار النشر الرحمانیہ لینشیا جوہانسبرگ "اسے چھپوا کر نشر کر رہا ہے، سن کر از حد مسرت ہوئی، اللہ تعالی اس رسالہ مبارک کو ان کے ادارہ کے لیے اور پورے ملک کے لیے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائے اور عامۃ المسلمین کو اسے حرزِ جان بنانے کی توفیق عطاء فرمائے کہ درود شریف کے پڑھنے، سننے، پھیلانے میں دونوں جہانوں کی خیر وصلاح مضمر ہے اور قُرب الٰہی یقینی ہے۔ یہ سیاہ کار ہمیشہ اپنے دوستوں سے عرض کرتا رہتا ہے دل سے موت کو ہمیشہ یاد رکھو اور زبان سے جتنا ہو سکے درود شریف پڑھتے رہو۔

اللہ تعالی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور کامل اتباع سے اس ناکارہ کو اور اس رسالہ کی اشاعت کرنے والوں اور سب پڑھنے والوں کو نوازے۔ آمین۔

محمد زکریا (بقلم عبدالحفیظ)

مقیم حال جامع مسجد لینشیا جوہانسرگ (جنوبی افریقہ)"

یہ فقیر بھی اپنے حضرت کی اتباع میں حضرت گھمن صاحب کے لیے مندرجہ بالا دعا کرتا ہے۔

اٰمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وعلی الہ و اصحابہ اجمعین

فقیر محمد عزیز الرحمن ہزاروی عفی عنہ

۳/ ذیقعدہ ۱۴۳۸ھ

مطابق ۲۷/ جولائی ۲۰۱۷ء

تقریظ مولانا عبد الغفور مد ظلہ، ٹیکسلا

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین و علی الہ و صحبہ اجمعین و علی من اتبعھم باحسان الی یوم الدین

اما بعد یہ کتاب جس کے مولف محقق دوراں متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم و حفظہم اللہ ہیں اپنے موضوع کے ہر پہلو پر حاوی، جامع اور نہایت مدلل ہے اور اس قابل ہے کہ ہر تعلیم یافتہ اس کو بالاستیعاب پڑھے اور اسکو حرز جان بنائے۔ اگر اہل بدعت میں سے کوئی اس کو بنظر انصاف پڑھے تو امید ہے کہ اس کے لیے بھی ذریعہ ہدایت بنے گی ان شاء اللہ تعالی۔

دعا ہے کہ مولائے پاک مولانا کی اس محنت اور مولفہ کو قبول فرما کر مولانا کے لیے صدقہ جاریہ اور اپنی رضا اور قرب کا ذریعہ بنائیں اور امت مسلمہ کو بیش از بیش اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں اور ان چند کلمات حقیر کے لیے بھی مغفرت اور نجات کا ذریعہ فرمائیں۔ آمین ثم آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہان آمین باد ۔ آمین یا رب العالمین و یا ارحم الراحمین

والسلام مع الاکرام

فقیر حقیر عبد الغفور عفی عنہ

خادم و مدرس مدرسہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

۴ شعبان ۱۴۳۸ھ مطابق 3 مئی 2017ء

متکلم اسلام کے نام حضرت کا خط

بعد الحمد و الصلوۃ وارسال التسلیمات والتحیات حقیر سراپا تقصیر عبد الغفور عفی عنہ کی طرف سے مخدومنا و مخدوم العلماء و الصلحاء متکلم اسلام محقق دوراں حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مد ظلہم و حفظہم اللہ فی الدارین

مطالعہ فرماویں کہ آپ کی کتاب فضائل درود و سلام پر چند بے جوڑ کلمات حقیر نے لکھ دیے ہیں۔ حقیر کو ویسے بھی تحریر سے مناسبت نہیں پھر آج کل مختلف امراض کی وجہ سے مجسمہ امراض بنا ہوا ہوں۔ اگر یہ پسند ہوں تو شائع فرما دیں ورنہ حقیر کو معذور سمجھ کر حقیر کی صحت و مغفرت کے لیے دعا فرما کر احسان فرماویں۔ آپ نے کافی انتظار میں بہت تکلیف اٹھائی ہے جس پر مجھے بہت ندامت ہے امید ہے کہ معاف فرما کر میرے لیے دعائے مغفرت فرماویں گے آپ کے اخلاق عالیہ سے یہی امید ہے مولائے پاک آپ کو ہر طرح اپنی حفاظت میں رکھیں اور آپ کی دینی خدمات کو بیش از بیش قبول فرما کر مزید توفیق عطاء فرمائیں۔

اس پُر فتن دور میں مسلک حقہ اہل السنت و الجماعت کی پاسبانی اور فرقہ ضالہ جدیدہ و قدیمہ کی مدلل تردید کے لیے آپ کا وجود نعمت عظمہ اور امت مسلمہ کے لیے باعث فخر ہے، مولائے پاک دین حق پر استقامت عطا فرما کر اپنی خصوصی حفاظت میں رکھیں۔ آمین ثم آمین

والسلام مع الاکرام

عبد الغفور عفی عنہ

خادم و مدرس مدرسہ عربیہ سراج المدارس ٹیکسلا ضلع راولپنڈی

۴ شعبان ۱۴۳۸ھ مطابق 3 مئی 2017ء

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ، وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ۔ اَمَّا بَعْدُ!

اللہ رب العزت قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا.

سورۃ الاحزاب:56

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

صلوۃ:

لفظ "صلوٰۃ" عربی زبان میں کئی ایک معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

1: رحمت

2: دعا

3: مدح

اس آیت کی ایک تفسیر یہ ہے کہ اللہ پاک کے درود بھیجنے کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام محمود تک پہنچانا ہے جو کہ مقام شفاعت ہے اور ملائکہ کے درود بھیجنے کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادتی مرتبہ کے لیے دعا اور آپ علیہ السلام کی امت کے لیے استغفار کرنا ہے اور مؤمنین کے درود بھیجنے کا مطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے اوصاف جمیلہ کا تذکرہ اور تعریف کرنا ہے۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ یہ اعزاز واکرام جو اللہ جل شانہ نے حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا ہے اس اعزاز سے بہت بڑھا ہوا ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں سے سجدہ کرواکے عطا فرمایا تھا، اس لیے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اعزاز و اکرام میں خود اللہ رب العزت بھی شریک ہیں بخلاف حضرت آدم علیہ السلام کے اعزاز کے کہ وہاں صرف فرشتوں کو حکم فرمایا۔

روح البیان ج7ص265

امام بخاری رحمہ اللہ نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ”صلوٰۃ“ سے مراد آپ علیہ السلام کی تعظیم اور فرشتوں کے سامنے مدح وثناء کرنا ہے۔

صحیح البخاری ج 2ص707 کتاب التفسیر

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں آپ کی تعظیم تو یہ ہے کہ آپ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا اور ”وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ“ ارشاد فرماکر ایسا مقام عطا فرمایا کہ کلمہ، اذان، اقامت اور نماز میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل کر دیا، آپ علیہ السلام کے لائے ہوئے دین کو دنیا بھر میں پھیلا کر عام اور غالب کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرت میں آپ کی تعظیم یہ ہے کہ آپ کا مقام تمام خلائق سے بلند وبالا کر دیا اور جس وقت کسی پیغمبر اور فرشتے کو شفاعت کی مجال نہ تھی اس حال میں آپ کو مقام شفاعت عطا فرمایا جس کو ”مقامِ محمود“ کہا جاتا ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

وَالۡاٰيَةُ بِصِيۡغَةِ الۡمُضَارِعَةِ الدَّالَّةِ عَلَى الدَّوَامِ وَالۡاِسۡتِمۡرَارِ لِتَدُلَّ عَلٰى اَنَّهٗ سُبۡحَانَهٗ وَ تَعَالٰى وَ جَمِيۡعَ مَلَائِكَتِهٖ يُصَلُّوۡنَ عَلٰى نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ دَائِمًا اَبَدًا۔

القول البدیع ص35

ترجمہ: یہ آیت شریفہ مضارع کے صیغہ کے ساتھ ہے جو کہ ہیشگی اور تسلسل کے لیے آتا ہے۔ یہ دلیل ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔

فائدہ:

اس آیت مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لفظ "نبی" استعمال فرمایاہے نام مبارک سے نہیں پکارا جیسا کہ دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کو نام سے ذکر کیا، یہ آپ علیہ السلام کی عظمت، مرتبہ اور شان کی وجہ سے ہے۔ ایک اور آیت مبارکہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ فرمایاتو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا گیا اور آپ علیہ السلام کے لیے لفظ نبی استعمال فرمایا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا.

سورۃ آل عمران 68

ترجمہ: ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ تعلق کے سب سے زیادہ حق دار وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی پیروی کی، نیز یہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ لوگ ہیں جو ان پر ایمان لائے ہیں۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ [م902ھ] فرماتے ہیں:

وَاِنَّ عَلَامَةَ اَهْلِ السُّنَّةِ الْكَثْرَةُ مِنْهَا.

القول البدیع ص43

ترجمہ: آپ علیہ السلام پر کثرت سے درود بھیجنا اہل السنت ہونے کی علامت ہے۔

سلام:

لفظ "سلام" مصدر ہے بمعنی سلامتی استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد

نقائص و عیوب اور آفتوں سے سلامت رہنا ہے اور "السلام علیك" کا معنی ہے کہ آپ نقائص اور آفات سے سلامت رہیں۔

اور بعض حضرات نے "سلام" سے مراد اللہ پاک کی ذات مراد لی ہے کیونکہ "سلام" اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ تو السلام علیک کی مراد یہ ہو گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائیں۔

"وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا" سے مراد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کامل مرتبہ کی دعا کرو، دل و جان سے اتباع کرو، نافرمانی سے اجتناب کرو اور سچے فرمانبردار بن جاؤ۔

احادیث مبارکہ:

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

صحیح مسلم: باب صلوۃ النبی بعد التشہد، مسند احمد: ج9 ص24، سنن ابی داؤد: ج2 ص880

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔

2: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

سنن النسائی ج1 ص179 المیزان باب فضل التسلیم علی النبی

ترجمہ: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک روز آپ علیہ الصلوٰۃ

والسلام تشریف لائے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر خوشی کے آثار تھے۔ فرمایا مجھ سے جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ آپ کا رب فرماتا ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس بات پر خوش نہ ہوں گے کہ آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر درود پڑھے گا میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا اور آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر سلام پڑھے گا میں دس بار اس پر سلامتی نازل کروں گا۔

3: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحَطَّ عَنْهُ عَشْرَ خَطِيئَاتٍ.

مسند احمد ج10 ص327 رقم الحدیث11937

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے اللہ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مجھ پر دس بار درود بھیجے گا اللہ پاک اس پر سو دفعہ درود یعنی رحمت بھیجیں گے اور جو سو مرتبہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر ہزار مرتبہ درود یعنی رحمت بھیجیں گے اور جو عشق و شوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لیے قیامت کے دن سفارشی اور گواہ بنوں گا۔

القول البدیع ص110

4: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ مَنْ صَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً.

مسند احمد ج6 ص77

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پڑھے گا اللہ اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل

کریں گے۔

ان روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی شخص آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے اس کا فائدہ آپ علیہ السلام کو کتنا ہوتا ہے اللہ بہتر جانتا ہے لیکن اس آدمی کو بھی فائدہ پہنچتا ہے اور اللہ رب العزت کی رحمت وسلامتی اس آدمی پر ابر رحمت بن کر برستی ہے اور رب لم یزل کی ایک ہی رحمت کی نظر انسان کی دنیا وآخرت کی کامیابی کے لیے کافی ہے چہ جائیکہ ایک مرتبہ پڑھنے سے دس اور ستر رحمتیں نازل اور متوجہ ہوں۔

سوال:

یہاں بظاہر ایک اشکال ہوسکتا ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو ارشادات کے درمیان تعارض اور ٹکراؤ ہے ایک میں ہے کہ دس بار رحمت ہوتی ہے اور دوسرے میں ہے کہ ستر مرتبہ رحمت نازل ہوتی ہے۔

جواب:

ثواب میں کمی اور زیادتی اخلاص، احوال، اوقات، اور اشخاص کے سبب ہوتی ہے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَعَلَّ هٰذَا مَخْصُوصٌ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ إِذْ وَرَدَ أَنَّ الْأَعْمَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِسَبْعِينَ ضِعْفًا.

مرقاۃ المفاتیح ج3 ص18 رقم الحدیث 935 باب الصلاۃ علی النبی وفضلھا

ترجمہ: ستر والی روایت شاید جمعہ کے دن کے ساتھ مخصوص ہے اس لیے کہ ایک روایت میں آتا ہے کہ نیکیوں کا ثواب جمعہ کے دن ستر گنا ہوتا ہے۔

5: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ عَشْرًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

مِائَةً، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً كَتَبَ اللّٰهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: بَرَاءَةً مِنَ النِّفَاقِ، وَبَرَاءَةً مِنَ النَّارِ، وأَسْكَنَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الشُّهَدَاءِ.

المعجم الاوسط للطبرانی ج5 ص252 رقم الحدیث 7235 باب من اسمہ محمد

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا: جو آدمی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود رحمت بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود رحمت بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر لکھ دیتے ہیں کہ یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

6: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِيْ عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

القول البدیع ص127

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت ضرور حاصل ہو گی۔

7: عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: أُبَيٌّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ

جامع الترمذی ج2 ص72 ابواب صفۃ القیامۃ-باب ماجاء فی صفۃ اوانی الحوض

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھتا ہوں۔ میں اپنی دعا کا کتنا حصہ آپ پر درود کے لیے مقرر کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم پسند کرو۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اگر کچھ اور بڑھا دو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا آدھا حصہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے لیکن اگر کچھ اور بڑھا دو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی؟ فرمایا: اس میں بھی اضافہ کر دو تو بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنی ساری دعا کا وقت آپ پر درود کے لیے وقف کر دوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تب تو تیرا ہر غم دور ہو گا اور ہر گناہ معاف کر دیا جائے گا۔

8: حضرت انس رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

ثَلَاثَةٌ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ، قِيلَ: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مَكْرُوْبٍ مِّنْ أُمَّتِيْ وَأَحْيَا سُنَّتِيْ وَأَكْثَرَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ.

القول البدیع ص128

ترجمہ: تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی چیز کا سایہ نہ ہو گا ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے اور دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ کرے تیسرے وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود پڑھے۔

9: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.

جامع الترمذی ج1 ص110 باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود پڑھے گا۔

10: عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ صَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي.

المعجم الاوسط للطبرانی ج2 ص279 رقم الحدیث 3285

ترجمہ: حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص محمد یعنی مجھ پر درود پڑھتے ہوئے یوں کہے: "اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن اپنے ہاں قربت کا مقام عطا فرما، تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

سوال:

بعض حضرات یہ اشکال اٹھاتے ہیں کہ جب اللہ رب العزت خود اپنے نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو پھر ہمارے درود کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

إِذَا صَلَّى اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَيْهِ فَأَيُّ حَاجَةٍ إِلَى صَلَاتِنَا؟ نَقُولُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ لَيْسَ لِحَاجَتِهِ إِلَيْهَا وَإِلَّا فَلَا حَاجَةَ إِلَى صَلَاةِ الْمَلَائِكَةِ مَعَ صَلَاةِ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَإِنَّمَا هُوَ لِإِظْهَارِ تَعْظِيمِهِ، كَمَا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَوْجَبَ عَلَيْنَا ذِكْرَ نَفْسِهِ وَلَا حَاجَةَ لَهُ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا هُوَ لِإِظْهَارِ تَعْظِيمِهِ مِنَّا شَفَقَةً عَلَيْنَا لِيُثِيبَنَا عَلَيْهِ.

تفسیر کبیر ج25 ص196 سورۃ احزاب

ترجمہ: ہم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اس لیے نہیں پڑھتے کہ آنجناب کو اس کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر اللہ پاک کے درود کے بعد فرشتوں کے درود کی ضرورت نہ رہتی بلکہ ہمارا درود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اظہار کرنے کے لیے ہے جیسا کہ اللہ پاک نے اپنے ذکر کرنے کا حکم فرمایا حالانکہ اللہ رب العزت کی ذات کو اس کی ضرورت نہیں۔

سوال:

بعض حضرات نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ "صلوٰۃ" بمعنی مدح و تعظیم کریں تو بعض روایات کے مطابق آپ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی آل واصحاب رضی اللہ عنہم کو بھی شامل کیا جاتا ہے اللہ کی تعظیم اور مدح و ثناء میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کو شریک کیسے کیا جاسکتا ہے؟

جواب:

علامہ آلوسی رحمہ اللہ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ تعظیم اور مدح و ثناء کے درجات بہت ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا اعلیٰ درجہ حاصل ہے اور ایک درجہ میں آل واصحاب پیغمبر رضی اللہ عنہم اور عام مؤمنین بھی شامل ہیں۔

روح المعانی ج12 ص87

سوال:

قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا

سورۃ الانعام 160

ترجمہ: جو شخص کوئی نیکی لائے گا اس کے لیے اس جیسی دس نیکیوں کا ثواب ہے۔

جب ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو پھر درود پاک کی کیا خصوصیت ہوئی؟

جواب 1:

حسب ضابطہ اس کی دس نیکیاں علیحدہ ہیں اور اللہ پاک کا دس دفعہ درود رحمت بھیجنا مزید انعام ہے۔

جواب 2:

اللہ پاک کا دس بار درود بھیجنا اس کی اپنی نیکی کے دس گنا ثواب سے کہیں زیادہ ہے اس کے علاوہ دس مرتبہ درود کے ساتھ دس درجوں کا بلند کرنا دس گناہوں کا معاف کرنا دس نیکیوں کا اس کے نامہ اعمال میں لکھنا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کے بقدر ثواب ملنا اس پر اضافہ ہے۔

فائدہ:

کثرت سے درود پڑھنا محبت کی علامات میں سے ہے جیسا کہ ضابطہ ہے: "مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا اَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِهٖ" جس آدمی کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے اسی لیے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی ہونے کے ناطے ہمارا فرض بنتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ درود پاک پڑھنے میں ہمارا ہی فائدہ ہے اللہ رب العزت کی رحمت موسلا دھار بارش بن کر برستی ہے۔

مخصوص الفاظ کے مخصوص فضائل

1: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

صحیح البخاری ج 1 ص 477 باب یزفون النسلان فی المشی

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے آپ علیہ السلام سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمایئے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلا دیا کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجیں، آپ پر درود کن الفاظ سے پڑھا جائے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو:

”اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ“

فائدہ:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص قسم کھا

لے کہ میں سب سے افضل درود پڑھوں گا تو اس درود اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھنے سے قسم پوری ہو جائے گی۔

فتح الباری ج11 ص166

علامہ سخاوی، شیخ عبد الحق محدث دہلوی، شیخ تقی الدین سبکی اور دیگر بہت سے اکابر نے صراحت سے لکھا ہے کہ درود شریف کے یہی الفاظ سب سے صحیح اور سب سے افضل، اکمل ہیں اس لیے نماز اور غیر نماز میں انہی کی پابندی کی جانی چاہیے۔

سوال :

جب کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے تو مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی حاتم طائی جیسا سخی ہے تو سخاوت میں حاتم طائی کا زیادہ سخی ہونا معلوم ہوتا ہے اسی طرح اس حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کو ابراہیم علیہ السلام پر صلوۃ وسلام سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اس سے ابراہیم علیہ السلام کی افضلیت ثابت ہوتی ہے اور ابراہیم علیہ السلام کے درود کا افضل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

نوٹ: جس کو تشبیہ دیں اسے مُشبَّہ اور جس سے تشبیہ دیں اسے مُشبَّہ بِہ کہتے ہیں۔

جواب 1:

قاعدہ اکثریہ تو یہی ہے کہ مشبہ بہ؛ مشبہ سے افضل ہوتا ہے لیکن بسا اوقات اس کے برعکس بھی ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ

سورۃ النور 35

اس آیت میں اللہ تعالی کے نور کو طاق کے چراغ سے تشبیہ دی گئی ہے حالانکہ اللہ تعالی کا نور اس سے کہیں زیادہ افضل ہے۔

جواب 2:

تشبیہ دے کر صرف بات سمجھانا مقصود ہے، کسی ایک کی افضلیت ثابت کرنا مقصود نہیں۔

2: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

الشفاء ج2ص45

ترجمہ: یااللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج امہات المومنین پر اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد اور اہل بیت پر جیسا کہ آپ نے رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک آپ لائق حمد اور بزرگی والے ہیں۔

فضیلت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کو اجر و ثواب کا پورا پیمانہ بھر کر ملے یعنی اس کو کامل مزدوری دی جائے اور وہ ثواب کا وافر حصہ لے تو یہ درود پاک پڑھا کرے۔

3: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اَنْزِلْہُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ.

الشفاء ج2ص49

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمایئے اور انہیں قیامت کے دن اپنے مقرب مقام پر فائز فرمایئے۔

فضیلت: آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھے گا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گی۔

4: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی

الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ.

الازہار ص148

ترجمہ: یااللہ! رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پر ارواح میں سے اور رحمت نازل فرما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک پر اجساد میں سے اور رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر قبور میں سے۔

فضیلت: حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھے میں اپنے پروردگار کے پاس اس کی شفاعت کروں گا، وہ مجھے خواب میں دیکھے گا اور میرے حوض کوثر سے پانی پیے گا۔ اور جو شخص میرے حوض کوثر سے پانی پی لے گا اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے گی۔

بعض اکابر سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص جمعرات اور جمعہ کو یہ درود شریف مع اس درود شریف کے ستر بار پڑھے اسے یقینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو گی یہ مجرب ہے۔ درود کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ.

ذریعۃ الوصول الی جناب الرسول ص211

5: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی رحمت کہ آپ اس کی برکت سے ہمیں تمام ہولناکیوں اور آفتوں سے نجات عطا فرمائیں اور اس کی

برکت سے آپ تمام حاجات پوری فرمادیں اور اس کی برکت سے آپ ہمیں اپنے پاس اعلی درجات میں بلند کردیں اور اس کی برکت سے آپ ہمیں تمام بھلائیوں کی آخری حدوں تک پہنچادیں دنیا کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔

فضیلت: یہ درود پاک کشتی کے غرق ہونے سے خلاصی کا ذریعہ ہے۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے فضائل درود شریف کی فصل پنجم، حکایت نمبر چار میں شیخ موسی ضریر کا قصہ نقل کیا ہے کہ وہ ایک ڈوبتے ہوئے جہاز میں تھے۔ اسی دوران انہیں غنودگی ہوئی اور اس حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ درود پاک سکھا کر فرمایا کہ جہاز والے ایک ہزار مرتبہ اسے پڑھیں، ابھی تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ جہاز نے نجات پائی۔

فضائل درود شریف، ص152

جو شخص کسی غم وفکر، کسی حادثہ مصیبت میں اس کو ہزار بار پڑھے تو اس سے نجات پائے گا اور ہر مقصود حاصل ہوگا۔ مراد کے حصول کے لیے نماز عشاء کے بعد دو رکعات بھی پڑھے۔

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ مشکلات میں "درود تنجینا" ستر بار پڑھنے کا فرماتے تھے۔

مکتوبات شیخ الاسلام ج1 ص132

6: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ درود پاک پڑھے:

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ أَهْلُهُ.

مسند الشامیین للطبرانی ج3 ص196

وہ اس کا ثواب لکھنے والے ستر کاتبوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے رکھے گا۔ مشقت میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ کاتب اس درود شریف کا ثواب ایک ہزار دن تک لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

اب یہ ہماری ہمت اور شوق پر منحصر ہے کہ ہم ان فضائل کو حاصل کرنے میں کس قدر کوشش کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

مؤذنین پیغمبر ﷺ اور مروجہ صلوٰۃ وسلام

آپ علیہ السلام کے موذنین سے مروجہ صلوٰۃ وسلام عند الاذان ثابت نہیں۔

1: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ.

شرح معانی الآثار ج1 ص98، باب الاذان کیف ھو

ترجمہ: حضرت ابو محذورہ فرماتے ہیں آپ علیہ السلام نے مجھے اذان دینا سکھائی جس طرح تم ابھی دیتے ہو اللہ اکبر اللہ اکبر الخ۔

اس اذان میں اذان سے پہلے اور بعد میں صلوٰۃ وسلام کا تذکرہ موجود نہیں ہے۔

2: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدَى وَأَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ.

جامع الترمذی ج1 ص48 باب ماجاء فی بدء الاذان

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید نے خواب دیکھا اور آپ علیہ السلام کے سامنے اس کو بیان کیا تو آپ نے فرمایا یہ خواب حق ہے اور اس اذان کی تعلیم حضرت بلال کو دو کیونکہ اس کی آواز تم سے زیادہ بلند ہے۔

ان دو حضرات کی اذان میں نہ ہی پہلے اور نہ ہی بعد میں صلوٰۃ وسلام کا ذکر ہے۔

3: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ.

صحیح مسلم ج1 ص166 باب صفۃ الاذان

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا جب تم اذان سنو تو اس طرح کہو جو موذن کہتا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے جب مؤذن "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہے تو تم اس کے جواب میں "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ" کہو۔

صحیح مسلم ج1 ص167 باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ

ان تمام روایات میں اذان کا تذکرہ موجود ہے لیکن اس کے ساتھ مروجہ صلوٰۃ وسلام عند الاذان کا تذکرہ موجود نہیں ہے اور محدثین کرام نے باب الاذان کا باب قائم فرمایا لیکن کسی ایک محدث نے اذان سے پہلے یا اذان کے بعد "اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ" پڑھنے کا مسئلہ بیان نہیں فرمایا۔

صیغہ خطاب سے مروجہ صلوٰۃ وسلام کا حکم:

ہمارے تمام اکابرین الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو بطور درود وسلام پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ یہ درود وسلام کا مختصر طریقہ ہے۔

البتہ حرف خطاب اور حرف یاء سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر جان کر اس نیت سے پڑھنا کہ آنحضرت میرا صلوٰۃ وسلام نزدیک اور دور ہر جگہ سے براہِ راست سنتے ہیں، جائز نہیں۔ چنانچہ قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بہت مختصر ہے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر وناظر نہ سمجھا جائے ورنہ اسلام کیا ہو گا کفر ہو گا بلکہ یوں سمجھے یہ پیغام فرشتے پہنچاتے ہیں۔

فیوض قاسمیہ ص48

مفکر اسلام مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

درود شریف پڑھنا ایک بڑی عبادت اور تقرب خداوندی کا بہترین ذریعہ ہے لیکن اس طریق سے جس طرح سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں اور خیر

القرون میں پڑھا جاتا تھا اور یہ ایک عین حقیقت ہے کہ اذان سے قبل یا اذان کے بعد بلند آواز سے درود شریف پڑھنے کا رواج نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں تھا نہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں تھا نہ خیر القرون میں کوئی شخص اس بدعت سے واقف تھا اور نہ ائمہ اربعہ میں سے کسی بزرگ نے یہ کاروائی کی اور نہ اس کا فتوی دیا بہر حال مروجہ طریقہ بدعت ہے۔

فتاوی مفتی محمود ص855ج1

خلاصہ کلام:

اذان سے پہلے یا اذان کے بعد صلوٰۃ وسلام مروجہ طریقہ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفاء راشدین، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قرونِ اولیٰ سے ثابت نہیں۔

اہل بدعت آپ علیہ السلام اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور اتباع تابعین، ائمہ دین اور سلف صالحین کے صحیح طریقہ چھوڑ کر نئی نئی بدعات و رسومات نکالتے ہیں۔

اللہ پاک ہمیں سنت کو تھامنے اور بدعات، خرافات اور رسومات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُودٌ، تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ، إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا» قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «وَبَعْدَ الْمَوْتِ، إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ»

سنن ابن ماجہ ص 119 باب ماجاء فی ذکر وفاتہ ودفنہ

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک بھیجا کرو اس لیے کہ ملائکہ اس دن حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اسی وقت مجھ پر پیش کیا جاتا ہے اور جب تک وہ درود پڑھتا رہے یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں وفات کے بعد بھی۔ اللہ رب العزت نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو کھائے۔ بے شک اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

فائدہ:

1: اس حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ بات سمجھتے تھے کہ صلاۃ وسلام آپ علیہ السلام روح مع الجسد پر پیش ہوتا ہے اس لیے قبل الوفات درود پاک کے پیش ہونے پر کوئی اشکال نہیں ہوا۔ بلکہ بعد از وفات عرض صلوٰۃ وسلام پر اشکال ہوا کہ دفن ہو جانے کے بعد انسانی جسم ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور اسے زمین کھا لیتی ہے، آپ علیہ السلام کے جسد اطہر کے ساتھ بھی یہی معاملہ پیش آئے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام کیسے پیش ہو گا؟ اس اشکال کو صحابی

نے پیش کیا "وبعد الموت؟" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں انبیاء کرام علیہم السلام کے اجساد مبارکہ مٹی پر حرام ہیں۔

اور یہ شبہ دو وجہ سے پیش آسکتا ہے:

1: صلوٰۃ وسلام روح مع الجسد پر پیش ہو گا کیونکہ نبوت نہ اکیلی روح کا نام ہے اور نہ اکیلے جسم کا بلکہ روح مع الجسد کا نام ہے۔

2: وفات کے بعد عام امتی اور نبی کے جسم میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

حضور پاک علیہ السلام نے پہلی بات پر سکوت فرمایااور تصدیق کر دی کہ آپ کا پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام روح مع الجسد پر پیش ہوتا ہے اور دوسری بات کی صراحتاتردید کرتے ہوئے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ

اگر صحابہ کرام کا نظریہ یہ ہوتا کہ صلوٰۃ وسلام صرف روح مقدس پر پیش ہوتا ہے تو ان کو یہ شبہ ہی پیدا نہ ہوتا اور وہ وبعد الموت کا سوال ہی نہ کرتے اور اگر روح مع الجسد پر صلوٰۃ وسلام کا پیش ہونے والا نظریہ غلط ہوتا تو حضور پاک اس کی تردید فرمادیتے کہ تم "إِنَّ أَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ، إِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ، حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهَا" کا مطلب غلط سمجھے ہو صلوٰۃ وسلام تو صرف روح پر پیش ہوتا ہے حضور پاک نے ان کے اس نظریہ کی تردید نہیں فرمائی بلکہ فرمایا انبیاء کے جسم بھی محفوظ ہوتے ہیں اور انبیاء کرام کو اپنے رب کی طرف سے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

2: اس سے یہ معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسلام کا پیش ہونا اس جسد عنصری پر ہوتا ہے جسد مثالی پر نہیں ہوتا کیونکہ اگر جسد مثالی پر پیش ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ اشکال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اس لیے کہ جسد مثالی کو زمین کھاتی ہی نہیں ہے۔

اہل السنت والجماعت کا عقیدہ:

جو آدمی دور سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک ملائکہ کے ذریعے پہنچادیا جاتا ہے اور جو آدمی روضہ اطہر پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

دلیل نمبر 1:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ بَعِيْدٍ أُعْلِمْتُهُ.

جلاء الافہام ص 22، الباب الاول الفصل الاول

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری قبر کے قریب سے مجھ پر درود پڑھے گا میں اس کو خود سنوں گا اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھے پہنچادیا جائے گا۔

فائدہ:

اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی قریب سے صلوٰۃ وسلام پڑھے تو حضور علیہ السلام خود سن لیتے ہیں اگر دور سے پڑھے تو پہنچادیا جاتا ہے اس سے آپ علیہ السلام کی حیات فی القبر بھی ثابت ہوتی ہے۔

دوسرا حدیث کا جملہ "مِنْ بَعِيْدٍ أُعْلِمْتُهُ" سے عقیدہ حاضر وناظر کی بھی نفی ہوتی ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ حاضر وناظر ہوں تو پھر صلوٰۃ وسلام پہنچانے کا کیا مطلب ہے؟

دلیل نمبر 2:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ

يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلاَّ رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ.

سنن ابی داؤد کتاب المناسک باب زیارۃ القبور، مسند احمد رقم الحدیث 10759

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے یعنی متوجہ کر دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں:

حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ اَیْ اَقُوْلُ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ.

مرقاۃ المفاتیح ج3ص9

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ" کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کرنے والے کو "وعلیک السلام" کہہ کر جواب عنایت فرماتے ہیں۔

اعتراض:

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک سے تو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر کے عقیدہ کی نفی ہوتی ہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے "رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي" رد روح اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک میں پہلے روح مبارک نہیں تھی جب کوئی آدمی سلام کرتا ہے تو لوٹ آتی ہے اس کا مطلب پہلے روح موجود نہیں تھی؟

جواب:

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ م1377ھ فرماتے ہیں:

الف: ابو داؤد کی روایت میں "رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوحِيْ" فرمایا گیا ہے، حدیث کے الفاظ

یہ ہیں: ”مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ إِلاَّ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اُسَلِّمَ عَلَیْہِ او کما قال“ اگر لفظ ”اِلَیَّ رُوْحِیْ“ فرمایا گیا ہوتا تو آپ کا شبہ وارد ہو سکتا تھا، ”اِلیٰ“ اور ”عَلیٰ“ کے فرق سے آپ نے ذہول فرمایا، ”عَلیٰ“ استعلاء کے لیے ہے اور ”اِلیٰ“ نہایتِ طرف کے لیے ہے۔ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسلام سے پہلے روح کا استعلاء نہ تھا، نہ یہ کہ وہ جسم اطہر سے بالکل خارج ہو گئی تھی اور اب اس کو جسم اطہر کی طرف لوٹایا گیا ہے، چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدارج قرب ومعرفت میں ہر وقت ترقی پذیر ہیں اس لیے توجہ الی اللہ کا انہماک اور استغراق دوسری جانب کی توجہ کو کمزور کر دیتا ہے۔ چونکہ اہل استغراق کی حالتیں روزانہ مشاہدہ ہوتی ہیں مگر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعلمین بنایا گیا ہے اس لیے بارگاہِ الوہیت سے درود بھیجنے والے پر رحمتیں نازل فرمانے کے لیے متعدد مزایا میں ایک مزیت یہ بھی عطا فرمائی گئی ہے کہ خود سرور کائنات علیہ السلام کو اس استغراق سے منقطع کر کے درود بھیجنے والے کی طرف متوجہ کر دیا جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے متوجہ ہو کر دعا فرماتے ہیں۔ ب: اگر بالفرض وہی معنی لیے جائیں جو آپ سمجھے ہیں اور ”عَلیٰ“ اور ”اِلیٰ“ میں کوئی فرق نہ کیا جائے تب بھی یہ روایت دوامِ حیات پر دلالت کرتی ہے، اس لیے کہ دن رات میں کوئی گھڑی اور کوئی گھنٹہ بلکہ کوئی منٹ اس سے خالی نہیں رہتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اندرونِ نماز اور بیرونِ نماز درود نہ بھیجا جاتا ہو، اس لیے دوامِ حیات لازم آئے گا۔

مکتوبات شیخ الاسلام حصہ اول ص248 تا252

مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اکثر شارحین نے رد روح کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ قبر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک کی تمام تر توجہ دوسرے عالم کی طرف اور اللہ تعالی کی جمالی اور

جلالی تجلیات کے مشاہدہ میں مصروف رہتی ہے پھر جب کوئی امتی سلام عرض کرتا ہے اور وہ فرشتہ کے ذریعے یا براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالی کے اذن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اس طرف بھی متوجہ ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام کا جواب دیتے ہیں پس اس روحانی توجہ والتفات کو رد روح سے تعبیر فرمایا گیا۔

معارف الحدیث ج5ص238+ 239

دلیل نمبر3:

عَن اَوۡسِ بۡنِ اَوۡسٍ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مِنۡ اَفۡضَلِ اَيَّامِكُمۡ يَوۡمَ الۡجُمُعَةِ فِيۡهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيۡهِ قُبِضَ وَفِيۡهِ النَّفۡخَةُ وَفِيۡهِ الصَّعۡقَةُ فَاَكۡثِرُوۡا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيۡهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمۡ مَعۡرُوۡضَةٌ عَلَيَّ قَالَ قَالُوۡا: يَا رَسُوۡلَ اللهِ وَكَيۡفَ تُعۡرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيۡكَ وَقَدۡ اَرِمۡتَ قَالَ: يَقُوۡلُوۡنَ بَلَيۡتَ، فَقَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الۡاَرۡضِ اَجۡسَادَ الۡاَنۡبِيَاءِ.

سنن ابی داؤد ج1ص157 باب تفریع ابواب الجمعۃ

ترجمہ: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا بے شک تمہارے دنوں میں سے افضل ترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دن ان کی وفات ہوئی، اسی دن نفخہ اولیٰ ہو گا اسی دن نفخہ ثانیہ ہو گا اس لیے تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لیے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ کا جسم مبارک ریزہ ریزہ ہو چکا ہو گا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا بے شک حق تعالیٰ شانہ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

فائدہ:

اس حدیث سے آپ علیہ السلام کے زندہ ہونے کے ساتھ آپ کے اسی جسم عنصری پر صلوٰۃ وسلام کا پیش ہونا ثابت ہوتا ہے "فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ" کا جملہ اس بات کی بالکل واضح دلیل ہے۔

دوسری بات آپ علیہ السلام نے "فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ" جملہ اسمیہ بول کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس اشکال کو ختم فرمایا جس میں وہ استمرار اور ہیشگی پر تعجب کرتے ہوئے آپ علیہ السلام سے قبل الوفات اور بعد الوفات میں فرق کرنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اشکال کو رفع فرماتے ہوئے یہ جملہ ارشاد فرمایا:

"اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجسَادَالْاَنْبِیَاءِ" کہ انبیاء کرام علیہم السلام کی وفات کے بعد وہ حالت نہیں ہوتی جو عام دوسرے انسانوں کی ہوتی ہے جس طرح قبل الوفات صلوٰۃ وسلام روح مع الجسد پر پیش ہوتا تھا اسی طرح بعد الوفات بھی صلوٰۃ وسلام روح مع الجسد پر پیش ہوتا ہے۔

اور اگر بعد الوفات جسد مثالی پر پیش ہوتا تو آپ علیہ السلام وضاحت فرمادیتے کہ قبل الوفات تو صلوٰۃ وسلام جسد عنصری پر پیش ہوتا ہے اور بعد الوفات جسد مثالی پر پیش ہوگا۔

دوسرا اگر بعد الوفات جسد مثالی پر صلوٰۃ وسلام پیش ہوتا تو صحابہ کرم رضی اللہ عنہم کو یہ اشکال کیوں پیش آتا "وَقَدْاَرِمْتَ" کیونکہ جسد مثالی تو ریزہ ریزہ نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسلام جسد عنصری پر روح مع الجسد کے پیش ہوتا ہے۔

دلیل نمبر4:

عَنْ عَبْدِاللہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ

مَلآئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ.

سنن النسائی ص189 ج1، باب التسلیم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بے شک اللہ تعالی کے ایسے فرشتے ہیں جو زمین پر گھومتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

فائدہ:

حدیث پاک کا ٹکڑا "سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ" اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں اور زمین سے درود لے کر اسی زمین والی قبر میں پہنچاتے ہیں اور زمینی قبر میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد عنصری موجود ہے نہ کہ جسد مثالی۔

"یُبَلِّغُوْنِیْ" میں یائے متکلم ضمیر واحد کی ہے جو کہ ذات کے لیے ہے اور آپ علیہ السلام کی ذات گرامی روح مع الجسد کے مجموعے کا نام ہے نہ صرف روح کا اور نہ صرف جسد کا۔ تو معلوم ہوا صلوٰۃ وسلام بھی روح مع الجسد پر پیش ہوتا ہے نہ صرف روح پر اور نہ جسد مثالی پر۔

روضہ مبارک پر حاضری کا طریقہ

قرآن کریم میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ.

سورۃ الحجرات 2

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ ان سے بات کرتے ہوئے اس طرح زور سے بولا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

احادیث میں ہے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد میں دو آدمیوں کی آواز سنی تو ان کو تنبیہ فرمائی اور پوچھا: تم لوگ کہاں کے ہو؟ معلوم ہوا کہ یہ اہل طائف ہیں۔ تو فرمایا: اگر یہاں مدینے کے باشندے ہوتے تو میں تم کو سزا دیتا تم اپنی آوازیں مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بلند کر رہے ہو۔ اس حدیث سے علماءِ امت نے یہ حکم نکالا ہے کہ جیسا احترام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں تھا اسی طرح کا احترام و توقیر اب بھی لازم ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور جس طرح آپ کی دنیاوی حیات میں "لَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ" کی حرمت و ممانعت تھی اسی طرح اب بھی ہے، اس قبر مبارک کے پاس بلند آواز سے بات کرنا اور سخت لب ولہجہ اختیار کرنا ممنوع ہے۔ وقار و سکون اور تعظیم و تکریم ملحوظ رہے۔

تفسیر ابن کثیر ج5 ص136 سورۃ حجرات

علامہ سخاوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

مستحب یہ ہے کہ جب مدینہ منورہ کے مکانات اور درختوں پر نظر پڑے تو درود پاک کثرت سے پڑھے اور جتنا قریب ہوتا جائے اتنا ہی صلوٰۃ وسلام میں کثرت ہو اس لیے کہ یہ وحی اور قرآن پاک کے نازل ہونے کے مقامات ہیں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام کی بار بار یہاں آمد ہوئی تھی اور اس کی مٹی سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم پر مشتمل ہے۔ اسی جگہ سے اللہ کے دین اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنتوں کی اشاعت ہوئی ہے۔ یہ فضائل وخیرات کے مناظر ہیں اور جس جگہ سے گزرے یہ خیال دل میں رکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرتے، آتے اور جاتے تھے۔ مدینہ منورہ اپنی قیام گاہ پر پہنچ کر غسل کرے، اچھے سے اچھے کپڑے پہنے، ڈاڑھی اور بالوں میں کنگھا کرے، خوشبو لگائے اور مسجد نبوی کی طرف آئے۔ اگر آسانی ہو تو افضل یہی ہے کہ باب جبرائیل سے مسجد میں داخل ہو جائے اور دایاں قدم اندر رکھتے ہوئے دعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

[اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے]

اور اعتکاف کی نیت کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ.

[میں سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں]

اس کے بعد اگر موقع مل جائے تو ریاض الجنۃ پہنچ کر محراب میں یا اس کے قریب جگہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے اگر وہاں جگہ نہ ملے تو لڑنے جھگڑے اور شور وشغب کرنے کی بجائے جہاں جگہ ملے وہیں پر تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کرے۔

یہاں پہنچ کر اپنے دل کو نہایت ادب وتعظیم اور ہیبت سے بھر لے۔ یوں سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کر رہا ہوں، اور یہ ذہن میں رکھے کہ آپ

صلی اللہ علیہ وسلم میرے صلوٰۃ وسلام کو سن رہے ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سفارش کی درخواست کررہاہوں اس لیے بلند آواز سے بولنا، لڑنا جھگڑنااس طرح کے تمام امور سے پرہیز کرے۔

اس کے بعد قبلہ کی جانب سے روضہ مبارک پر حاضر ہو اور تھوڑے سے فاصلہ پر کھڑا ہو کر اپنی نگاہوں کو نیچے رکھتے ہوئے نہایت خشوع و خضوع اور ادب واحترام سے یہ پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللهِ

آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کی برگزیدہ ہستی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللهِ

آپ پر سلام ہو اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللهِ

آپ پر سلام ہو اے اللہ کے حبیب

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ

آپ پر سلام ہو اے رسولوں کے سردار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

آپ پر سلام ہو اے خاتم النبیین

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

آپ پر سلام ہو اے رب العالمین کے رسول

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ

آپ پر سلام ہو اے قیامت کے دن روشن چہروں اور ہاتھ پاؤں والوں کے سردار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ

آپ پر سلام ہو اے جنت کی بشارت دینے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ

آپ پر سلام ہو اے جہنم سے ڈرانے والے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ

آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر سلام جو طاہر اور پاک ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

آپ پر اور آپ کی ازواج پر سلام جو سارے مومنین کی مائیں ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ

آپ پر اور آپ کے تمام اصحاب پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى سَائِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَائِرِ عِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ

آپ پر اور تمام انبیاء اور رسولوں پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو

جَزَاكَ اللهُ عَنَّا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ

اے اللہ کے رسول اللہ پاک آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اس بے بھی زیادہ جتنی کسی نبی کو اس کی قوم کی طرف سے اور کسی رسول کو اس کی امت کی طرف سے عطا کی ہو

وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ

الْغَافِلُوْنَ

اللہ پاک آپ پر رحمت بھیجے جب بھی آپ کا کوئی ذکر کرے اور جب بھی غافل لوگ آپ کے ذکر سے غافل ہوں

وَصَلّٰی عَلَیْكَ فِی الْاَوَّلِیْنَ

اللہ پاک آپ پر اولین میں رحمت بھیجے

وَصَلّٰی عَلَیْكَ فِی الْاٰخِرِیْنَ

اللہ پاک آپ پر آخرین میں رحمت بھیجے

اَفْضَلَ وَاَکْمَلَ وَاَطْیَبَ مَا صَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِّنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ

اس سب سے افضل، اکمل اور پاکیزہ جو اللہ نے اپنی ساری مخلوق میں سے کسی پر بھیجی ہو

کَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ

جب کہ اس نے ہمیں آپ کی برکت سے گمراہی سے نجات دی

وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعُمْیِ وَالْجَهَالَةِ

اور آپ کی وجہ سے جہالت اور اندھے پن سے نجات دی

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمِیْنُهٗ وَخِیَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ واَشهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّیْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَجَاهَدْتَّ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَایَةَ مَا یَنْبَغِیْ اَنْ یَّاْمَلَهُ الْاٰمِلُوْنَ.

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اس کے امین ہیں، ساری مخلوق میں سے اس کے برگزیدہ ذات ہیں۔ اور اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اللہ کے پیغام کو پہنچا دیا اور اس کی امانت ادا کر دی۔

امت کے ساتھ پوری پوری خیر خواہی کی اور اللہ پاک کے راستے میں کوشش کا حق ادا کر دیا۔ اللہ پاک آپ کو اس سے زیادہ دے جس کی امید کرنے والے امید کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد اپنے لیے اور پوری امت مسلمہ کے لیے دعا کرے۔

القول البدیع ص747 ملخصاً

اس کے بعد حضرات شیخین یعنی سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما پر سلام پیش کرے اور ان کے لیے بھی دعا کرے۔

روضہ مبارک پر دعا مانگنے کا طریقہ:

دعا قبلہ نہیں بلکہ روضہ انور کی طرف رخ کر کے مانگے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "اَلْمَسْلَكُ الْمُتَقَسِّط" میں فرماتے ہیں:

رَوٰى أَبُوْ حَنِيْفَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَمَ فَتَسْتَقْبِلَ الْقَبْرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ... عَنِ الْإِمَامِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَنِيْفَةَ يَقُوْلُ: "قَدِمَ أَبُوْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيُّ وَ أَنَا بِالْمَدِيْنَةِ فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ مَا يَصْنَعُ فَجَعَلَ ظَهْرَهٗ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَ وَجْهَهٗ مِمَّا يَلِيْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَ سَلَمَ وَ بَكٰى غَيْرَ مُتَبَاكٍ فَقَامَ مَقَامَ فَقِيْهٍ وَ فِيْهِ تَنْبِيْهٌ عَلٰى أَنَّ هٰذَا هُوَ مُخْتَارُ الْإِمَامِ۔

المسلک المتقسط ص514 باب زیارۃ سید المرسلین

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جب تمہاری حاضری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر ہو تو قبر مبارک کی طرف چہرہ کر کے اس طرح کہو: اے نبی! آپ

پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکات نازل ہوں۔ حضرت ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "میں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب حضرت ابو ایوب سختیانی رحمہ اللہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں وہیں موجود تھا، میں نے پختہ ارادہ کیا کہ دیکھوں تو سہی آپ کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ دیکھا کہ انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف اپنا منہ کیا اور ایک فقیہ کی شان کے مطابق بغیر کسی تکلف اور تصنع کے روئے۔" اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب رحمہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے۔

ابن وہب رحمہ اللہ نے امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے:

إِذَا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقِفُ وَوَجْهُهُ إِلَى الْقَبْرِ لَا إِلَى الْقِبْلَةِ وَيَدْنُوْ وَيُسَلِّمُ وَيَدْعُوْ.

اقتضاء الصراط المستقیم ج2 ص269

ترجمہ: یعنی جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرلے تو اس طرح کھڑا ہو کہ منہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو نہ کہ قبلہ کی طرف اور قریب ہو جائے اور سلام عرض کرلے اور دعا کرے۔

امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحنبلی تحریر فرماتے ہیں:

روضہ مبارک کی طرف منہ کرکے منبر کو اپنی بائیں جانب کرکے کھڑا ہو اور دعا مانگے۔

خلاصۃ وفاء الوفاء ج1 ص45

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا عمل:

علامہ سمہودی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

وَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا يَنْبَغِيْ رَفْعُ الصَّوْتِ عَلٰى نَبِيٍّ حَيًّا وَّلَا

مَيِّتًا.

وفاء الوفاء: ج2 ص122

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آواز کو بلند کرنا جائز نہیں، نہ زندگی میں نہ موت کے بعد۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا قَالَ مَنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صحیح البخاری: ج1 ص67 باب رفع الصوت فی المساجد

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا تھا کہ کسی شخص نے مجھے کنکری ماری، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لے آؤ۔ میں انہیں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لے آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُن سے پوچھا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ یعنی کس قبیلے سے تمہارا تعلق ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اہل طائف میں سے ہیں۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اہل مدینہ میں سے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا اس لیے کہ تم مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل:

علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالی اپنی معروف کتاب شفاء السقام میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَمَا عَمِلَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ مِصْرَاعَيْ دَارِهٖ إِلَّا بِالْمَنَاصِعِ تَوَقِّيًا لِّذٰلِكَ.

شفاء السقام: ص432

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے دروازے مدینہ میں ایک باہر کی جگہ میں بنوائے تاکہ کواڑ بننے کا شور پیدا نہ ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے:

اَنَّهَا كَانَتْ تَسْمَعُ صَوْتَ الْوَتَدِ يُوْتَدُ وَالْمِسْمَارُ يُضْرَبُ فِيْ بَعْضِ الدُّوْرِ الْمُطِيْفَةِ لِمَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُرْسِلُ اِلَيْهِمْ لَا تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

شفاء السقام للسبکی: ص432

ترجمہ: آپ جب کبھی ان گھروں میں جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل تھے، کسی میخ لگنے یا کیل لگانے کی آواز سنتی تھیں تو یہ حکم بھیجتی تھیں کہ خبر دار! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس آواز سے اذیت نہ دو۔

فائدہ:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد بھی روضہ مبارک اور مسجد نبوی میں بلند آواز سے بات نہیں کرتے تھے کہ کہیں ہماری اس گفتگو کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو اور دروازے بنانے کی آواز بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچنے دیتے تھے۔

صلوٰۃ وسلام نہ پڑھنے پر وعیدات

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کو سن کر صلاۃ وسلام پڑھنا ہمارے لیے ضروری ہے، شریعت کی رو سے بھی اور اخلاقی طور پر بھی۔ نیز درود نہ پڑھنے والوں کے لیے مختلف روایات میں وعید ارشاد فرمائی گئی ہے۔ چند ایک درج ذیل ہیں

1: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «احْضَرُوا الْمِنْبَرَ» فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: «آمِينَ» فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ: " إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَغْفَرْ لَهُ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ: آمِينَ.

مستدرک حاکم: ج5 ص212 حدیث نمبر 7338 کتاب البر والصلۃ

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب جمع ہو جاؤ! ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب آپ علیہ السلام نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا فرمایا تو آمین۔ جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی میں

نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے میں نے کہا آمین۔ پھر جب میں نے تیسرے درجے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں میں نے کہا آمین۔

سید الملائکہ کا بد دعا کرنا اور سید الانبیاء اور سید الخلائق کا اس پر آمین کہنا قبولیت کے کتنے قریب ہو گا! اس میں تو شک کی گنجائش بھی نہیں ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ خیر پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا اہتمام کریں۔

2: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

جامع الترمذی: ج2 ص 194 باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رغم انف رجل

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

3: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.

سنن الترمذی: ج2 ص175 باب ماجاء فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں اگر کچھ لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی علیہ السلام پر درود نہ ہو تو یہ مجلس قیامت کے دن ان پر ایک وبال ہو گی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے۔

4: وَعَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيِّ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ جِوَارِي يُقَالُ

لَهُ الْفَضْلُ وَكَانَ كَثِيْرَ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ كُنْتُ أَكْتُبُ الْحَدِيْثَ وَلَا أُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لِيْ: إِذَا كَتَبْتَ أَوْ ذَكَرْتَ لِمَ لَا تُصَلِّيْ عَلَيَّ ثُمَّ رَأَيْتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً أُخْرٰى مِنَ الزَّمَانِ فَقَالَ لِيْ بَلَغَتْنِيْ صَلَاتُكَ عَلَيَّ فَإِذَا صَلَّيْتَ عَلَيَّ أَوْ ذَكَرْتَ فَقُلْ: "صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

القول البدیع: ص250

ترجمہ: ابو سلیمان محمد بن حسین کہتے ہیں ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے جن کا نام فضل تھا۔ بہت کثرت سے نماز اور روزہ میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں صلوٰۃ وسلام نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے آپ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تو میرا نام لکھتا یا بولتا ہے تو صلوٰۃ وسلام کیوں نہیں پڑھتا؟ اس کے بعد انہوں نے اس کا اہتمام شروع کر دیا۔ کچھ دن بعد حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا درود میرے پاس پہنچ رہا ہے جب میرا نام لیا کرو تو صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرو۔

5: محدث ابو طاہر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ فِيْ حَدَاثَتِيْ أَكْتُبُ الْحَدِيْثَ وَكُنْتُ إِذَا جَاءَ ذِكْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُصَلِّيْ عَلَيْهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَدَارَ وَجْهَهُ عَنِّيْ ثُمَّ دُرْتُ إِلَيْهِ مِنَ الْجَانِبِ الْآخَرِ فَأَدَارَ وَجْهَهُ ثَانِيَةً عَنِّيْ فَاسْتَقْبَلْتُهُ ثَالِثَةً فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! لِمَ تُدِيْرُ وَجْهَكَ عَنِّيْ؟ فَقَالَ: لِأَنَّكَ إِذَا ذَكَرْتَنِيْ فِيْ كِتَابِكَ لَا تُصَلِّيْ عَلَيَّ، قَالَ اَبُوْ طَاهِرٍ: فَمِنْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَا اَذْكُرُهُ إِلَّا كَتَبْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

القربۃ الی رب العالمین لابن بشکوال: ص61

ترجمہ: میں جب شروع عمر میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا تو درود پاک نہیں لکھا کرتا تھا۔

میں نے خواب میں آپ علیہ السلام کی زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا لیکن آپ علیہ السلام نے رخ پھیر لیا۔ میں دوسرے رخ سے پھر متوجہ ہوا تو آپ علیہ السلام نے دوبارہ رخ پھیر لیا۔ پھر میں تیسری مرتبہ متوجہ ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھ سے کیوں رخ پھیر لیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس لیے کہ جب تم میرا نام اپنی کتاب میں ذکر کرتے ہو تو مجھ درود نہیں لکھتے۔ محدث ابو طاہر فرماتے ہیں: اس کے بعد میں جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتا تو "صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا" لکھتا تھا۔

6: ابو سلیمان محمد بن حسین حرانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ: یَآ أَبَا سُلَیْمَانَ! إِذَا ذَکَرْتَنِیْ فِی الْحَدِیْثِ فَصَلَّیْتَ عَلَیَّ إِلَّا تَقُوْلُ: "وَسَلَّمَ: وَھِیَ أَرْبَعَۃُ أَحْرُفٍ بِکُلِّ حَرْفٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ تَتْرُکُ أَرْبَعِیْنَ حَسَنَۃً.

القول البدیع: ص250

ترجمہ: میں نے ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضور پاک علیہ الصوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ابو سلیمان جب تو حدیث میں میرے ذکر کے وقت درود پڑھتا ہے تو وَسَلَّمَ کیوں نہیں کہتا؟ یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ تُو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے۔

درود پاک کے مواقع:

1: وضو سے فارغ ہونے کے بعد

2: تیمم کے بعد

3: غسل سے فراغت کے بعد خواہ غسل جنابت ہو یا غسل حیض ونفاس ہو

4: نماز کے اندر قعدہ اخیرہ میں

5:خطبہ نکاح کے وقت

6:سفر کے وقت

7:سواری پر سوار ہونے کے وقت

8:بازار سے نکلتے وقت

9:دن کے اول وقت یعنی صبح کے وقت

10: وصیت نامہ لکھتے وقت

11:سونے کے وقت

12: دعوت طعام کے وقت

13: گھر میں داخل ہوتے وقت

14:فقر وفاقہ اور تنگی معیشت کے وقت

15:رنج وغم وپریشانی کے وقت

16: طاعون، ہیضہ اور وبائی امراض کے وقت

17:دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں

18: جمعہ کے دن عصر کے بعد

19: جمعہ اور عیدین کے خطبہ میں

20:جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد

21:کسوف وخسوف یعنی سورج اور چاند گرہن کی نماز کے خطبوں میں

22: استسقاء کی نماز میں

23: صفا مروہ پر

24:مدینہ منورہ نظر آتے وقت

25: قبر اطہر کی زیارت کے وقت

26: ختم قرآن کے وقت

27: ہر کلام کے آغاز میں

28: حدیث پاک لکھنے اور پڑھنے کے وقت

29: آپ علیہ السلام کے تذکرہ کے وقت

30: اسم گرامی لکھنے اور بولنے کے وقت

جلاء الافہام ص169 تا215، القول البدیع: ص176

ان کے علاوہ اور بھی مقامات مختلف کتابوں میں ذکر کیے گئے ہیں۔

کن مقامات پر درود پاک نہ پڑھنا چاہیے:

1: تاجر کا سامان تجارت کھول کر دکھانے کے وقت۔

2: کسی بڑے آدمی کے آنے کی اطلاع کی غرض سے درود پاک پڑھنا۔

3: مباشرت کے وقت۔

4: پیشاب و پاخانہ کے وقت

5: ذبح کے وقت

6: حیرت و تعجب کے وقت

7: فرض نماز کے اندر قعدہ اخیرہ کے علاوہ

8: ٹھوکر کھانے کے وقت

9: خطبہ جمعہ و عیدین میں خطبہ سنتے ہوئے نام مبارک کے سننے کے وقت

ردالمحتار: ج2 ص282

صلوٰۃ وسلام کے متعلق چند اہم مسائل

1: ہر مسلمان پر زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ درود پاک پڑھنا فرض ہے۔ اس پر علمائے امت کا اجماع ہے۔

فضائل اعمال ص652

2: نماز کے اندر تشہد کے بعد قعدہ اخیرہ میں درود پاک کا پڑھنا سنت موکدہ ہے۔

سعایۃ ص38

3: ایک ہی مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ مبارکہ کے وقت پہلی بار یا ایک مرتبہ درود پاک پڑھنا واجب ہے اور باقی مرتبہ مستحب ہے۔

ردالمحتار ج2 ص282

4: سلام کے بغیر صرف درود پڑھنا بھی درست ہے۔

القول البدیع ص35

5: قرآن کریم کی تلاوت کے وقت کسی اور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک سن لیا تو اسی وقت درود پاک پڑھنا واجب نہیں البتہ تلاوت سے فراغت کے بعد درود پاک پڑھ لینا بہتر ہے۔

6: اگر دوران تلاوت ایسی آیت کریمہ آگئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے تو تلاوت کے درمیان درود نہ پڑھیں۔

7: خطبہ جمعہ و عیدین کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آجائے تو درود پاک نہ پڑھیں بلکہ خطبہ سنتے رہیں۔

8: چھینک آنے کے وقت درود پاک نہ پڑھیں۔

9: چار رکعت نفل اور سنتِ غیر مؤکدہ نمازوں کے پہلے قعدہ میں درود پاک پڑھنا افضل اور درست ہے۔ یہاں یہ مسئلہ بھی جان لیجیے کہ نوافل یا غیر مؤکدہ سنتوں کی

تیسری رکعت میں ثنا پڑھنا بھی جائز اور افضل ہے۔

ردالمحتار ج2 ص282

10: درود پاک کے پورے صیغے کا لکھنا ضروری ہے بعض لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک پر "ص" یا "صلعم" لکھ دیتے ہیں، یہ کافی نہیں۔ اس سے درود پاک کا حکم ادا نہیں ہوتا۔ نہ درود پاک پڑھنے اور لکھنے کا اجر وثواب ملتا ہے اور نہ واجب ساقط ہوتا ہے۔

دعا کرنے کا مسنون طریقہ

1: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہا تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وہاں پر تشریف فرما تھے۔ میں نے نماز سے فارغ ہو کر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا پھر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شروع کی۔ یہ طریقہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت یہ ارشاد فرمایا اے عبد اللہ تُو جو مانگے گا وہ عطا کیا جائے گا اور یہ جملے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمائے۔

جامع الترمذی: باب ماذکر فی الثناء علی اللہ والصلوۃ علی النبی قبل الدعاء

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے تھے:

جب تم میں سے کوئی دعا مانگنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ ابتداء اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثناء سے کرے جیسی اس کی شان ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اس کے بعد جو مانگنا ہے مانگے۔ ایسی دعا یقینا قبول ہو گی۔

طبرانی ص155 ج10

2: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ.

جامع الترمذی: باب ماجاء فی جامع الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک صاحب آئے، نماز پڑھی اور یہ دعا کی "اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي" اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نمازی! تونے جلدی کر دی۔ جب تو نماز پڑھے تو اول اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دعا مانگ۔

حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اول اللہ جل شانہ کی حمد کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا: اے نمازی! اب دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔

3: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ لا تَجْعَلُونِي كَقَدَحِ الرَّاكِبِ، إِنَّ الرَّاكِبَ إِذَا عَلَّقَ مَعَالِيقَهُ أَخَذَ قَدَحَهُ، فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الْوُضُوءِ تَوَضَّأَ، وَإِنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الشُّرْبِ شَرِبَ، وَإِلا أَهْرَقَ مَا فِيهِ، اجْعَلُونِي فِي أَوَّلِ الدُّعَاءِ، وَفِي وَسَطِ الدُّعَاءِ، وَفِي آخِرِ الدُّعَاءِ

مسند عبد بن حمید: ص424

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مجھ کو سوار کے پیالے کی طرح نہ بناؤ! کہ جیسے مسافر جب اپنا سامان سفر تیار کرتا ہے تو اپنا پیالہ بھی اٹھاتا ہے، اسے پانی سے بھرتا ہے، اس کے بعد اگر اس کو پینے یا وضو کی ضرورت ہوتی ہے تو پیتا ہے یا وضو کرتا ہے ورنہ پھینک دیتا ہے۔ مجھے اپنی دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں، تینوں جگہ پر یاد کیا کرو۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مسافر کے پیالے سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنا پیالہ سواری کے پیچھے لٹکایا کرتا ہے مطلب یہ ہے کہ مجھے دعا میں سب سے اخیر میں نہ رکھو۔

القول البدیع: ص222

4: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ذُكِرَ لِيْ أَنَّ الدُّعَاءَ يَكُوْنُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

القول البدیع: ص223

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی جب تک مجھ پر درود نہ پڑھے۔

5: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنْ وُضُوءَهُ، ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُثْنِي عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ.

شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث 3265 باب فی الصلوات تحسین الصلاۃ والاکثار منھا

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت اللہ جل شانہ سے یا کسی بندے سے پیش آئے تو اس کو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ تعالی شانہ کی حمد وثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر

درود بھیجے پھر یہ دعا پڑھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ.

[دعا کا ترجمہ یہ ہے: اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بڑے حلم والا ہے، ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ اللہ جو عرش عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اے اللہ میں آپ سے ان چیزوں کا سوال کرتا ہوں جن سے آپ کی رحمت لازم ہوتی اور مغفرت کا فیصلہ ہوتا ہے۔]

☼ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ایک وظیفہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اول و آخر سورت کے درود شریف پڑھیں۔ درود مثل صندوق کے ہے کہ اپنے اندر لپیٹ کر (وظیفہ و دعا کو) لے جاتا ہے۔

امداد المشتاق ص 101

☼ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دعا کے اول، درمیان اور آخر میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

رد المحتار ج 1 ص 518

☼ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دعا سے پہلے اور اخیر میں درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ پاک صرف اول اور آخر کا درود شریف قبول فرمالیں اور اس کے درمیان والی دعاؤں کو قبول نہ کریں یہ ان کے کرم سے بعید ہے۔

رد المحتار ج 1 ص 520

☼ عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبد الحی عارفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب آدمی کو کوئی دکھ یا پریشانی ہو، کوئی بیماری، کوئی ضرورت اور حاجت ہو تو

اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے کہ یا اللہ میری اس حاجت کو پورا فرمادیجیے میری اس پریشانی اور بیماری کو دور فرمادیجیے۔ لیکن ایک طریقہ ایسا بتاتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالی اس کی حاجت کو ضرور پورا فرمادیں گے۔وہ یہ ہے کہ کوئی پریشانی ہو تو اس وقت درود شریف کثرت سے پڑھیں اور اس درود شریف کی برکت سے اللہ تعالی اس پریشانی کو دور فرمادیں گے۔

اصلاحی خطبات از شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ ج6 ص96

لہذا ہم سب کو اس کا خاص اہتمام کرنا چاہیے کہ ہماری کوئی بھی دعا درود شریف سے خالی نہ ہو۔ اگر چلتے پھرتے کوئی دعا مانگیں تو بھی درود شریف ضرور پڑھ لیں۔

نام مبارک کے ساتھ "سیدنا" کا لفظ بڑھانا

در مختار میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کے شروع میں لفظ "سیدنا" بڑھانا مستحب اور افضل ہے۔

ردالمحتار ج1 ص513

سوال :

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لفظ سیدنا نہیں بڑھانا چاہیے اور بطور دلیل ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ ابو مطرف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک وفد وفد بنی عامر کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: "أَنْتَ سَيِّدُنَا" کہ آپ ہمارے سردار ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اَلسَّيِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى"یعنی حقیقی سید اور سردار تو اللہ ہی ہے۔

سنن ابی داؤد ج2 ص314 باب فی کراھیۃ التمادح

تو اس سے معلوم ہوا اللہ کے لیے لفظ "سید" استعمال کرنا چاہیے اور غیر اللہ کے لیے استعمال کرنا درست نہیں۔

جواب نمبر1:

آپ علیہ السلام کا فرمان "اَلسَّيِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى" بالکل صحیح ہے کہ حقیقی سیادت اور کمال سیادت اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر سیدنا کا لفظ بڑھانا اور استعمال کرنا درست نہیں۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے یہ لفظ استعمال فرمایا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

صحیح البخاری باب ذریۃ من حملنا مع نوح، صحیح مسلم باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا

کہ میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار ہوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے:

أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

صحیح مسلم باب تفضیل نبینا

کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

جامع الترمذی ج2 ص147 باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کہ میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی تکبر یا فخر نہیں ہے۔

جواب نمبر2:

باقی رہا اس حدیث کا مطلب تو اس سے مراد کمال سیادت ہے اور وہ واقعی صرف خدا کی ذات کے اندر ہے اس نفی سے مطلقا نفی مراد نہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے ایک صحابی نے آپ علیہ السلام کی پشت مبارک پر مہر نبوت کے بارے میں یہ درخواست کی تھی کہ میں طبیب ہوں، آپ کی پشت مبارک پر جو گوشت ابھرا ہوا ہے مجھے دکھلایئے میں اس کا علاج کروں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طبیب تو اللہ جلّ شانہ ہی ہے جس نے اس کو پیدا فرمایا۔

سنن ابی داوٗد باب فی الخضاب

اس حدیث پاک سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ معالج کو طبیب کہنا درست

نہیں کیونکہ طبیب تو خدا کی ذات ہے۔ لیکن یہاں حقیقت کی نفی نہیں بلکہ کمال کی نفی ہے اسی طرح وہاں پر بھی حقیقت کی نفی نہیں بلکہ کمال سیادت کی نفی ہے۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

صحیح مسلم ج2ص326 کتاب الآداب باب فضل من یملک نفسہ عند الغضب

کہ پہلوان وہ نہیں جو دوسرے آدمی کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔

اس کا یہ مطلب نہیں کہ پچھاڑنے والے کو پہلوان کہنا درست نہیں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلوان ہونے کی نفی کر دی۔ نہیں! پہلوانی کی نفی نہیں کی بلکہ کمالِ پہلوانی کی نفی کی ہے۔

جواب نمبر3:

علامہ مجد الدین صاحب قاموس تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگ "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ" کہتے ہیں تو اس میں بحث ہے۔ نماز میں یوں کہنا تو درست نہیں البتہ نماز کے علاوہ میں جو چند لوگ روایت پیش کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا "اَلسَّيِّدُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى" اس سے معلوم ہوا کہ آپ علیہ السلام کے لیے سیدنا کا لفظ استعمال کرنا درست نہیں۔

آپ علیہ السلام کا یہ فرمان یا تو تواضع کے لیے تھا یا پھر آپ علیہ السلام نے منہ پر تعریف کو پسند نہ فرمایا ہو یا پھر انہوں نے بہت مبالغہ کیا تھا اور زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ دستور تھا کہ اپنے سردار کے منہ پر اس قسم کی تعریفیں کرتے تھے۔ انہوں

نے کہا آپ ہمارے سردار ہیں آپ ہمارے باپ ہیں آپ ہم سے فضیلت میں بہت بڑے ہوئے ہیں آپ ہم پر بخشش کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں اور آپ جفنۃ الغراء ہیں۔ یہ زمانہ جاہلیت کا مشہور مقولہ ہے وہ اپنے سردار کو جو بڑا کھلانے والا ہو اور بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو دنبوں کی چکی اور گھی سے لبریز پیالوں میں کھلاتا ہو۔ ان سب باتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا تھا کہ تم کو شیطان مبالغہ میں نہ ڈال دے۔ ورنہ صحیح احادیث میں ہے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے لفظ سید کو استعمال فرمایا ہے اور اپنے نواسہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا:

ابنی ھٰذَا سیِّدٌ.

صحیح البخاری ج1 ص530 باب مناقب الحسن والحسین

میرا یہ بیٹا سردار ہے۔

حضرت سہل بن حنیف کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "یاسیدی" کے ساتھ خطاب کرنا وارد ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ ص135

جواب نمبر4:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دیگر شخصیات کے لیے لفظ "سید" کا استعمال قرآن وحدیث میں کئی مقامات پر ملتا ہے۔ مثلاً:

1: قرآن کریم میں حضرت یحیٰی علیہ السلام کے بارے میں ہے:

سَیِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِیًّا مِنَ الصَّالِحِینَ.

سورۃ آل عمران 39

ترجمہ: وہ لوگوں کے پیشوا ہوں گے، اپنے آپ کو نفسانی خواہشات سے مکمل طور پر روکے ہوئے ہوں گے، نبی ہوں گے اور ان کا شمار راست بازوں میں ہو گا۔

2: قرآن کریم میں سورۃ یوسف میں ہے:

وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ.

سورۃ یوسف 25

ترجمہ: دونوں نے اس عورت کے شوہر کو دروازے پر کھڑا پایا۔

3: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا.

ابو بکر ہمارے سردار ہیں ہمارے سردار بلال کو آزاد کیا۔

صحیح البخاری ج2ص 531 باب مناقب بلال بن رباح مولی ابی بکر رضی اللہ عنہما

4: حنفیت کے بیباک ترجمان علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انصار کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا "قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ" یعنی اپنے سردار کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ [صحیح البخاری ج2ص926] اس سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص "سیدی ومولائی" کہے تو اس کو نہیں روکا جائے گا اس لیے کہ سیادت کا مرجع اور مآل یعنی نتیجہ اپنے ماتحتوں پر بڑائی اور ان کے لیے حسن تدبیر ہے اسی وجہ سے خاوند کو بھی "سید" کہا جاتا ہے۔

عمدۃ القاری ج15ص376

5: آپ علیہ السلام نے بنو سلمہ سے پوچھا: "مَنْ سَيِّدُكُمْ يَا بَنِي سَلِمَةَ؟" تمہارا سردار کون ہے؟ انہوں نے کہا: جد بن قیس۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بَلْ سَيِّدُكُمْ عَمْرُو بْنُ الْجَمُوحِ" بلکہ تمہارا سردار عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ ہے۔

شعب الایمان باب الجود والسخاء

6: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ علیہ السلام نے ارشاد

فرمایا:

لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ.

صحیح البخاری ج1 ص346 باب کراہیۃ التطاول علی الرقیق

ترجمہ: کوئی شخص "أَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ اسْقِ رَبَّكَ" نہ کہے یعنی اپنے آقا کو رب کے لفظ سے تعبیر نہ کرے بلکہ یوں کہے "سَيِّدِي مَوْلَايَ" کہ میرا سید میرا مولیٰ۔

جب غیر نبی کے لیے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "سید" کا لفظ استعمال کیا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ناجائز کیسے ہو سکتا ہے ؟!

نام مبارک کے ساتھ صلوٰۃ وسلام لکھنے کا حکم

آدمی جب بھی کوئی تحریر لکھے اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آئے تو نام مبارک کے ساتھ صلوٰۃ وسلام ضرور لکھے۔

1: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ».

المعجم الاوسط ج1 ص497 رقم الحدیث 1835

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں میرا نام لکھتے وقت درود بھی لکھے تو فرشتے اس وقت تک لکھنے والے کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے۔

2: عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَتَبَ عَنِّي عِلْمًا وَكَتَبَ مَعَهُ صَلَاةً عَلَيَّ، لَمْ يَزَلْ فِي أَجْرٍ مَا قُرِئَ ذَلِكَ الْكِتَابُ.

شرف اصحاب الحدیث للخطیب 35

ترجمہ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مجھ سے کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی لکھے تو اسے اس کا ثواب اس وقت تک ملتا رہتا ہے جب تک وہ کتاب پڑھی جاتی رہے۔

اس لیے مستحب یہ ہے کہ تحریر میں اگر بار بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آئے تو بار بار صلوٰۃ وسلام لکھے اور پورا لکھے، صلعم، اور ص، وغیرہ الفاظ پر اکتفا نہ کرے۔

محدثین کا اصول ہے کہ شاگرد جو بات استاذ سے سنے اس کو ویسے ہی اپنی کتاب میں نقل کرے۔ اگر استاد سے غلط سنا ہو تو اپنی کتاب میں غلط ہی لکھے اس کو

ٹھیک کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر کسی لفظ کی وضاحت یا غلطی کی نشاندہی کی ضرورت ہو تو اس کو الگ سے ممتاز اور جدا کر کے لکھا جاتا ہے تاکہ شبہ نہ ہو کہ یہ لفظ بھی استاذ ہی کا ہے۔

اس کے باوجود محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اگرچہ استاذ کی کتاب میں نام مبارک کے ساتھ صلوٰۃ وسلام نہ ہو تب بھی شاگرد اپنی کتاب میں نام مبارک کے ساتھ صلوٰۃ وسلام ضرور لکھے۔ چنانچہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ شرح مسلم للنووی کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

یہ بات ضروری ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت زبان سے درود شریف پڑھے اور انگلیوں سے لکھے۔ خواہ اصل کتاب میں لکھا ہو یا نہ لکھا ہو۔

شرح مسلم للنووی ص20

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

جیسے آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لیتے ہوئے درود پڑھتے ہیں اسی طرح نام مبارک لکھتے ہوئے اپنی انگلیوں سے بھی صلوۃ وسلام لکھا کریں۔ اس میں بہت اجر وثواب ہے اور یہ ایسی فضیلت ہے جس سے علم حدیث لکھنے اور پڑھنے والے کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

القول البدیع ص247

درود شریف کے ذریعے ایصال ثواب کرنا

اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں "ثواب" کا نظریہ بھی برحق ہے اور "ایصالِ ثواب" بھی۔ بندہ عمل کر کے اس کا اجر بھی خود لے تو اسے "ثواب" کہتے ہیں اور عمل کر کے اس کا اجر کسی اور کو دے تو اسے "ایصال ثواب" کہتے ہیں۔ بدنی عبادات مثلاً نوافل، حج و عمرہ، قربانی، تلاوتِ قرآن وغیرہ اور مالی عبادات مثلاً صدقہ و خیرات وغیرہ کا ایصال ثواب کرنا جائز ہے۔

علامہ علاء الدین کاسانی م587ھ لکھتے ہیں:

فَإِنَّ مَنْ صَامَ أَوْ صَلّٰى أَوْ تَصَدَّقَ وَجَعَلَ ثَوَابَهُ لِغَيْرِهِ مِنَ الْأَمْوَاتِ أَوِ الْأَحْيَاءِ جَازَ وَيَصِلُ ثَوَابُهَا إِلَيْهِمْ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.... وَعَلَيْهِ عَمَلُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ لَّدُنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا مِنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عَلَيْهَا وَالتَّكْفِيْنِ وَالصَّدَقَاتِ وَالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَجَعْلِ ثَوَابِهَا لِلْأَمْوَاتِ.

بدائع الصنائع ج2ص212 فصل نبات المحرم

ترجمہ: اگر کسی نے روزہ رکھا، نماز پڑھی یا صدقہ کیا اور اس کا ثواب کسی مردہ یا زندہ کو پہنچایا تو یہ جائز ہے اور اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں ان اعمال کا ثواب دوسروں کو پہنچتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک مسلمانوں کا یہی عمل رہا ہے کہ قبروں کی زیارت کرتے ہیں، وہاں قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، مردوں کو کفن دیتے ہیں، صدقات کرتے ہیں، روزے رکھتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں اور ان تمام کاموں کا ثواب مُردوں کو بخشتے ہیں۔

درود شریف پڑھنے کا بھی ثواب ملتا ہے جیسا کہ احادیث ماقبل میں گزری ہیں۔ اس لیے اگر کوئی آدمی درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب کسی کو بھیجے تو درست ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی نور اللہ مرقدہ نے ”فضائل درود شریف“ میں اس طرح کا ایک واقعہ ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

”ایک عورت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہو گیا، میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل نماز پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی رہ۔

اس نے ایسا ہی کیا۔ اس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول کا لباس اس پر ہے۔ دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ صبح کو اٹھ کر پھر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی طرف سے صدقہ کر۔ شاید اللہ جل شانہ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔

اگلے دن حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اونچا تخت ہے اور اس پر ایک بہت نہایت حسین و جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے۔ اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے۔ وہ کہنے لگی: حسن! تم نے مجھے بھی پہچانا؟ میں نے کہا: میں نے تو نہیں پہچانا۔ کہنے لگی: میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا یعنی عشاء کے بعد سونے تک حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔

اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا:

پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہو گیا؟ اس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گزر ہمارے قبرستان پر ہوا، انہوں نے ایک دفعہ درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا درود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا۔"

فضائل درود شریف ص170، ص171

درود شریف پڑھنے کے چالیس فوائد

علامہ محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ م751ھ نے درود شریف پڑھنے کے 40 فوائد ذکر کئے ہیں۔ ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

اَلْأُوْلیٰ: اِمْتِثَالُ أَمرِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ.

[1]: درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل ہوتا ہے۔

اَلثَّانِيَةُ: مُوَافَقَتُهٗ سُبْحَانَہٗ فِي الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

[2]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں اللہ تعالی کی موافقت ہوتی ہے۔

اَلثَّالِثَةُ: مُوَافَقَةُ مَلَائِکَتِہٖ فِیْھَا.

[3]: فرشتوں کے درود بھیجنے کے عمل میں بھی یہ بندہ شامل ہو جاتا ہے۔

اَلرَّابِعَةُ: حُصُولُ عَشْرِ صَلَوَاتٍ مِّنَ اللّٰہِ عَلَی الْمُصَلِّيْ عَلَیْہِ مَرَّۃً.

[4]: ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

اَلْخَامِسَةُ: أَنَّہٗ یُرْفَعُ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.

[5]: اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔

اَلسَّادِسَةُ: أَنَّہٗ یُکْتَبُ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ.

[6]: دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

اَلسَّابِعَةُ: أَنَّہٗ یُمْحٰی عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ.

[7]: دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اَلثَّامِنَةُ: أَنَّہٗ یُرْجٰی إِجَابَةُ دُعَائِہٖ إِذَا قَدَّمَھَا أَمَامَہٗ.

[8]: دعا سے پہلے درود شریف پڑھنے سے دعا کی قبولیت کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

اَلتَّاسِعَةُ: أَنَّھَا سَبَبٌ لِّشِفَاعَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَنَھَا بِسُؤَالِ الْوَسِیْلَةِ لَہٗ أَوْ أَفْرَدَھَا.

[9]: اذان کے بعد کی وسیلہ کی دعا کے ساتھ یا الگ کر کے درود شریف پڑھا جائے تو قیامت کے روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو گی۔

اَلْعَاشِرَةُ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّغُفْرَانِ الذُّنُوبِ.

[10]: یہ گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے

اَلْحَادِيَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّكِفَايَةِ اللهِ الْعَبْدَ مَا أَهَمَّهُ.

[11]: بندے کی ضروریات کے لیے اللہ تعالیٰ کے کفیل بن جانے کا ذریعہ ہے۔

اَلثَّانِيَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّقُرْبِ الْعَبْدِ مِنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[12]: قیامت کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا ذریعہ ہے۔

اَلثَّالِثَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا تَقُوْمُ مَقَامَ الصَّدَقَةِ لِذِي الْعُسْرَةِ.

[13]: تنگدست آدمی کے لیے صدقہ کرنے کے قائم مقام بن جاتا ہے۔

اَلرَّابِعَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّقَضَاءِ الْحَوَائِجِ.

[14]: ضرورتوں کے پورا ہونے کا سبب ہے۔

اَلْخَامِسَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّصَلٰوةِ اللهِ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَصَلٰوةُ مَلٰئِكَتِهٖ عَلَيْهِ.

[15]: درود پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت اور فرشتوں کی طرف سے رحمت کی دعا ہوتی ہے۔

اَلسَّادِسَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا زَكَاةٌ لِّلْمُصَلِّيْ وَطَهَارَةٌ لَّهُ.

[16]: یہ درود بھیجنے والے کی پاکیزگی اور طہارت کا ذریعہ ہے۔

اَلسَّابِعَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَبْشِيْرِ الْعَبْدِ بِالْجَنَّةِ قَبْلَ مَوْتِهٖ.

[17]: موت سے پہلے جنت کی بشارت کا ذریعہ ہے۔

اَلثَّامِنَةَ عَشَرَةَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّلنِّجَاةِ مِنْ أَهْوَالِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

[18]: قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

اَلتَّاسِعَۃَ عَشَرَۃَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّرَدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَالْمُسَلِّمِ عَلَيْهِ.

[19]: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجنے والے کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے ہیں، اس طرح درود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا سبب بنتا ہے۔

اَلْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَذَكُّرِ الْعَبْدِ مَا نَسِيَهُ.

[20]: بھولی ہوئی چیز کے یاد دلانے کا سبب ہے۔

اَلْحَادِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّطِيْبِ الْمَجْلِسِ وَأَنْ لَّا يَعُوْدَ حَسْرَةٌ عَلىٰ أَهْلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

[21]: درود شریف پڑھنا مجلس کے اچھے ہونے کا سبب ہے اور قیامت میں درود شریف پڑھنے والوں کے لیے حسرت وندامت سے چھٹکارے کا ذریعہ ہے۔

اَلثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّنَفْيِ الْفَقْرِ.

[22]: درود پڑھنے والے کیلیے محتاجی وفقیری سے چھٹکارا ہے۔

اَلثَّالِثَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا تَنْفِيْ عَنِ الْعَبْدِ اسْمَ الْبُخْلِ إِذَا صَلّٰى عَلَيْهِ عِنْدَ ذِكْرِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[23]: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آنے پر درود پڑھنے والا بخیل کہلائے جانے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اَلرَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: نَجَاتُهٗ مِنَ الدُّعَآءِ عَلَيْهِ بِرَغْمِ الْاَنْفِ إِذَا تَرَكَهَا عِنْدَ ذِكْرِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[24]: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آنے پر درود شریف نہ پڑھنے پر جو وعید

آئی ہے، اس وعید سے نجات نصیب ہوتی ہے۔

اَلْخَامِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا تَرْمِیْ صَاحِبَهَا عَلٰی طَرِيْقِ الْجَنَّةِ وَتُخْطِئُ بِتَارِكِهَا عَنْ طَرِيْقِهَا.

[25]: درود پڑھنے والا جنت کا راستہ پالیتا ہے اور نہ پڑھنے والا جنت کا راستہ بھٹک جاتا ہے۔

اَلسَّادِسَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا تُنْجِیْ مِنْ نَتْنِ الْمَجْلِسِ الَّذِیْ لَا يُذْكَرُ فِيْهِ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ وَيُحْمَدُ وَيُثْنٰى عَلَيْهِ فِيْهِ وَيُصَلّٰى عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

[26]: ایسی مجلس جس میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو نہ ہی اس میں اللہ کی تعریف اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو تو وہ مجلس متعفن ہوتی ہے، درود شریف پڑھنے سے اس تعفن سے نجات ملتی ہے۔

اَلسَّابِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَمَامِ الْكَلَامِ الَّذِیْ ابْتُدِئَ بِحَمْدِ اللهِ وَالصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ.

[27]: جس کلام کی ابتداء اللہ کی تعریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے ہو تو وہ کلام پایہ تکمیل تک پہنچتا ہے۔

اَلثَّامِنَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّوُفُوْرِ نُوْرِ الْعَبْدِ عَلَى الصِّرَاطِ.

[28]: پل صراط پر بندے کے نور جس کے ذریعے پل صراط پر گزرنا آسان ہوتا ہے کے بڑھنے کا سبب ہوتا ہے۔

اَلتَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ: أَنَّهٗ يَخْرُجُ بِهَا الْعَبْدُ عَنِ الْجَفَاءِ.

[29]: درود پڑھنے والا دل کی سختی سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اَلثَّلَاثُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّإِبْقَاءِ اللهِ سُبْحَانَهُ الثَّنَاءَ الْحَسَنَ لِلْمُصَلِّیْ عَلَيْهِ بَيْنَ أَهْلِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

[30]: آسمان وزمین والوں میں سے اس درود شریف پڑھنے والے پر اللہ رب العزت اپنی رحمت حسنہ نازل فرماتے رہتے ہیں۔

اَلْحَادِيَةُ وَالثَّلَاثُونَ: أَنَّهَا سَبَبُ الْبَرَكَةِ فِيْ ذَاتِ الْمُصَلِّيْ وَعَمَلِهٖ وَعُمُرِهٖ وَأَسْبَابِ مَصَالِحِهٖ.

[31]: درود شریف پڑھنے والے کی شخصیت، اس کے عمل، اس کی عمر اور اس کے کام کاج میں برکت آتی ہے۔

اَلثَّانِيَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّنَيْلِ رَحْمَةِ اللهِ لَهُ.

[32]: درود شریف پڑھنے والے پر اللہ کی رحمت متوجہ رہتی ہے۔

اَلثَّالِثَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّدَوَامِ مَحَبَّتِهٖ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزِيَادَتِهَا وَتَضَاعُفِهَا.

[33]: درود شریف پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دوامِ محبت اور اس کے بڑھنے کا ذریعہ ہے۔

اَلرَّابِعَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَبٌ لِّمَحَبَّتِهٖ لِلْعَبْدِ.

[34]: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس درود شریف پڑھنے والے سے محبت کا ذریعہ ہے۔

اَلْخَامِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّهِدَايَةِ الْعَبْدِ وَحَيَاةِ قَلْبِهٖ.

[35]: یہ بندے کی ہدایت اور دل کی زندگی کا ذریعہ ہے۔

اَلسَّادِسَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّعَرْضِ اسْمِ الْمُصَلِّيْ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذِكْرِهٖ عِنْدَهٗ.

[36]: اس کے ذریعے بندے کا نام اور تذکرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

کیا جاتا ہے۔

اَلسَّابِعَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّهَا سَبَبٌ لِّتَثْبِيْتِ الْقَدَمِ عَلَى الصِّرَاطِ.

[37]: پل صراط پر ثابت قدمی اور اس سے کامیابی سے گزرنے کا ذریعہ ہے۔

اَلثَّامِنَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَاءٌ لِّأَقَلِّ الْقَلِيْلِ مِنْ حَقِّهٖ وَشُكْرٌ لَّهٗ عَلٰى نِعْمَتِهِ الَّتِيْ أَنْعَمَ اللهُ بِهَا عَلَيْنَا.

[38]: درود پڑھنے والا بہت تھوڑا ہی سہی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جو احسانات اللہ نے ہم پر کیے ہیں، ان پر شکر کی کوشش کرتا ہے۔

اَلتَّاسِعَةُ وَالثَّلَاثُوْنَ: أَنَّهَا مُتَضَمِّنَةٌ لِّذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى وَشُكْرِهٖ وَمَعْرِفَةِ إِنْعَامِهٖ عَلٰى عَبِيْدِهٖ بِإِرْسَالِهٖ.

[39]: اس سے اللہ کا ذکر اور اس کا شکر بھی ادا ہو جاتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر جو احسان اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کیا ہے، بندے کو اس کا احساس بھی ہو جاتا ہے۔

اَلْأَرْبَعُوْنَ: أَنَّ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَبْدِ هِيَ دُعَاءٌ وَّهِيَ سُؤَالُ الْعَبْدِ أَنْ يُّثْنِيَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى خَلِيْلِهٖ وَحَبِيْبِهٖ.

[40]: بندے کا درود پڑھنا دراصل اپنے رب سے دعا کرنا ہے کہ اے اللہ! اپنے حبیب و خلیل کی تعریف و توصیف فرما!

صلوٰۃ وسلام کے چالیس صیغے

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ”زاد السعید“ کے نام سے صلوٰۃ وسلام پر مشتمل چالیس صیغے جمع فرمائے ہیں۔ یہ چالیس درود شریف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ نے فضائل درود شریف میں نقل فرمائے ہیں اور علیحدہ سے "مقبول وظیفے" کے نام سے بھی مطبوع ہیں۔ حضرت فرماتے ہیں:

”جو صیغے صلوٰۃ وسلام کے احادیث میں آئے ہیں ان میں سے 40 صیغے پیش کیے جاتے ہیں جن میں سے پچیس 25 صلوٰۃ کے اور پندرہ 15 سلام کے ہیں۔ گویا یہ مجموعہ درود شریف کی چہل حدیث ہے جس کے بارے میں بشارت آئی ہے جو شخص امرِ دین کے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچادے اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کی جماعت میں اٹھائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔“

ان کی تلاوت سے جہاں صلوۃ وسلام کا اجر ہے وہیں تلاوت حدیث کا ثواب بھی ہے۔ اور بار بار تلاوت سے یاد بھی ہو جائیں گے تو چالیس احادیث یاد کرنے پر قیامت کے دن علماء کے ساتھ اٹھائے جانے کی بشارت کے مستحق بھی بن جائیں گے۔ وہ چالیس صیغے پیش کیے جاتے ہیں:

صلوٰۃ کے صیغے:

[1] : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ.

[2] : اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَآئِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ عَنِّىْ رِضًا لَّا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا.

[3] : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

[4]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَرَحِمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[5]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[6]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[7]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[8]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[9]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[10]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[11]: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

[12]: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

[13]: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی أَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

[14]: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ِ النَّبِیِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَأَھْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

[15]: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ.

[16]: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَّعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ تَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

[17]: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ

مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ آلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[18]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[19]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ.

[20]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[21]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلَهٗ جَزَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصّٰلِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

[22]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

[23]: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ، صَلَوَاتُ

اللّٰہِ وَ صَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

[24]: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ رَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا جَعَلْتَھَا عَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیْمَ إِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

[25]: وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ.

سلام کے صیغے:

[26]: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

[27]: اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

[28]: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰہِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

[29]: اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ، سَلَامٌ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

[30]: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ أَسْأَلُ اللّٰہَ الْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنَ النَّارِ.

[31]: اَلتَّحِيَّاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

[32]: بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ، اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ.

[33]: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ وَالْمُلْكُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

[34]: بِسْمِ اللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ شَهِدْتُّ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ شَهِدْتُّ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

[35]: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

[36]: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

[37]: اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ،

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

[38]: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

[39]: اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ، اَلسَلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ.

[40]: بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.